

خطبہ (۲۱۵)

خدا! میں قریش سے انتقام لینے پر تجوہ سے مدد کا خواستگار ہوں، کیونکہ انہوں نے میری قرابت و عزیز داری کے بندھن توڑ دیئے اور میرے ظرف (عزت و حرمت) کو اوندھا کر دیا اور اس حق میں کہ جس کا میں سب سے زیادہ اہل ہوں بھگڑا کرنے کیلئے ایکا کر لیا اور یہ کہنے لگے کہ یہ بھی حق ہے کہ آپ اسے لے لیں اور یہ بھی حق ہے کہ آپ کو اس سے روک دیا جائے۔ یا تو غم و حزن کی حالت میں صبر کیجئے یا رنج و اندوہ سے مر جائے۔

میں نے نگاہِ دوڑائی تو مجھے اپنے اہل بیت علیہما السلام کے سوانح کوئی معاون نظر آیا اور نہ کوئی سینہ سپر اور معین دکھائی دیا تو میں نے انہیں موت کے منہ میں دینے سے بچ لکیا۔ انکھوں میں خس و خاشاک تھا مگر میں نے چشم پوشی کی، جلق میں (غم و رنج کے) پھندے تھے مگر میں لعاب دہن لگاتا رہا اور غم و غصہ پی لینے کی وجہ سے ایسے حالات پر صبر کیا جو حظیل (اندرائیں) سے زیادہ تلخ اور دل کیلئے چھپریوں کے کچوکوں سے زیادہ المناک تھے۔

سید رضی فرماتے ہیں کہ: حضرت کا یہ کلام ایک پہلے خطبہ کے ضمن میں گزر چکا ہے مگر میں نے پھر اس کا اعادہ کیا ہے، پونکہ دونوں روایتوں کی لفظوں میں کچھ فرق ہے۔

[اسی خطبہ کا ایک جزیہ ہے جس میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو آپ سے لڑنے کیلئے بصرہ کی طرف بکل کھڑے ہوئے تھے]

وہ میرے عاملوں اور مسلمانوں کے اس بیت المال کے خزینہ داروں پر کہ جس کا اختیار میرے ہاتھوں میں تھا اور شہر (بصرہ) کے رہنے والوں پر کہ جو سب کے سب میرے فرمانبردار اور میری بیعت پر برقرار تھے چڑھ دوڑے، چنانچہ انہوں نے ان میں پھوٹ

(۲۱۵) وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَعِدُ نِيَكَ عَلَى قُرْيَشٍ،
فَإِنَّهُمْ قَدْ قَطَعُوا رَحِيمًا، وَ أَكْفَأُوا
إِنَّا إِنِّي، وَ أَجْمَعُوا عَلَى مُنَازَعَتِي حَقًّا
كُنْتُ أَوْلَى بِهِ مِنْ غَيْرِي، وَ قَالُوا:
آلا إِنَّ فِي الْحَقِّ أَنْ تَأْخُذَهُ، وَ فِي الْحَقِّ أَنْ تُثْبِنَهُ، فَاصْبِرْ مَغْمُومًا،
أَوْ مُمْتُ مُتَائِسِفًا.

فَنَظَرْتُ فَإِذَا لَيْسَ لِي رَافِدٌ،
وَ لَا ذَابٌ وَ لَا مُسَاعِدٌ، إِلَّا أَهْلَ بَيْتِي،
فَضَيَّنْتُ بِهِمْ عَنِ الْمَنِيَّةِ،
فَأَغْضَيْتُ عَلَى الْقُدْسِيِّ، وَ جَرَعْتُ
رِيْقِي عَلَى الشَّجَاجِ، وَ صَبَرْتُ مِنْ
كَظِيمِ الْغَيْظِ عَلَى أَمْرَ مِنَ الْعُلَقَمِ، وَ الْمَلْقَلِبِ مِنْ حَرِّ الشِّفَارِ.

وَ قَدْ مَفَى هَذَا الْكَلَامُ فِي أَثْنَاءِ حُطْبَةٍ
مُتَنَقْدِمَةٍ، إِلَّا أَنِّي كَرَرْتُهُ هُنَّا لِاخْتِلَافِ
الرِّوَايَتَيْنِ.

[وَمِنْهُ: فِي ذِكْرِ السَّائِرِيْنَ إِلَى الْبَصَرَةِ
لِحَرِّ بَيْهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ]

فَقَدِمُوا عَلَى عَمَّالِيِّ، وَ حُرَّانِ بَيْتِ
مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْ فِي يَدَيِّيِّ،
وَ عَلَى أَهْلِ مِصْرٍ، كُلُّهُمْ فِي طَاعَتِي
وَ عَلَى بَيْعَتِي، فَشَتَّتُهُمْ كَلَمَتَهُمْ،

ڈلواڑی اور مجھ پر ان کی بیکھنی کو درہم و برہم کر دیا اور میرے پیروکاروں پر ٹوٹ پڑے اور ان میں سے ایک گروہ کو غداری سے قتل کر دیا۔ (البته) ایک گروہ نے شمشیر بکف ہو کر دانتوں کو بھینچ لیا اور ان سے تواروں کے ساتھ ٹکرائے، یہاں تک کہ وہ سچائی کا جامہ پہنے ہوئے اللہ کے حضور میں پہنچ گئے۔

--☆☆--

(۲۱۶) خطبہ

جب آپ طلحہ اور عبد الرحمن بن عتاب ابن اسید کی طرف گزرے کہ جب وہ میدانِ جمل میں مقتول پڑے تھے تو فرمایا:

ابو محمد (طلحہ) اس جگہ گھر بار سے دور پڑا ہے۔ خدا کی قسم! میں پسند نہیں کرتا تھا کہ قریش ستاروں کے نیچے (کھلے میدانوں میں) مقتول پڑے ہوں۔ میں نے عبد مناف کی اولاد سے (ان کے کئے کا) بدله لے لیا ہے، (لیکن) بنی جمحؓ کے اکابر میرے ہاتھوں سے نجٹے نکلے ہیں۔ انہوں نے اس چیز کی طرف گرد نہیں اٹھائی تھیں جس کے وہ اہل نہ تھے، چنانچہ اس تک پہنچنے سے پہلے ہی ان کی گرد نہیں توڑ دی گئیں۔

--☆☆--

ؓ جگ جمل میں ”بنی جمحؓ“ کی ایک جماعت حضرت عائشہ کے ہمراہ تھی، لیکن اس جماعت کے سر کردہ افراد میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ان بھاگنے والوں میں سے چند یہ میں: عبد اللہ الطویل ابن صفوان، یحییٰ ابن حکیم، عامر ابن مسعود، ایوب ابن جعیب۔

☆☆☆☆☆

وَ أَفْسَدُوا عَلَى جَمَاعَتِهِمْ، وَ وَثَبُوا
عَلَى شِيَعَتِي، فَقَتَلُوا طَائِفَةً مِّنْهُمْ
غَدَرًا، وَ طَائِفَةً عَصُوا عَلَى
أَسْيَا فِيهِمْ، فَضَارُبُوا بِهَا حَتَّى لَقُوا
اللَّهَ صَادِقِينَ.

-----☆☆-----

(۳۱۶) وَ مِنْ كَلَمِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَكَمْ بِطْلُخَةَ وَ عَنِيدَ الرَّحْمَنِ بِنْ عَتَابٍ
بِنْ أَسِيِّدٍ، وَهُمَا قَتَلَاهُنِ يَوْمَ الْجَمَلِ.
لَقَدْ أَصْبَحَ أَبُو مُحَمَّدٍ بِهَذَا الْمَكَانِ
غَرِيبًا! أَمَا وَاللَّهِ! لَقَدْ كَنْتُ أَكْرَهُ أَنْ
تَكُونَ قُرَيْشٌ قَتُلَى تَحْتَ بُطُونِ
الْكَوَافِرِ! أَدْرَكْتُ وَثَرِيَ مِنْ بَنِي عَنِيدِ
مَنَافِ، وَ أَفْلَتَتِنِي أَعْيَانُ بَنِي جُمَاحَ، لَقَدْ
أَتَلَعَّبَا أَعْنَاقَهُمْ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ يَكُونُوا أَهْلَهَ
فُوقِصُوا دُونَهُ.

-----☆☆-----